اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۹ جلد ۱۵

مطبوعہ ۳ مارچ بروز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ء

قیمت فی پرچہ ۲ پائی

سالانہ بعہ محصول عہ

گلدستہ اخبار

نہایت رنج و غم کی خبر ہے کہ یکم مارچ کو ملی کہ مشنری فوج کے کمشنر مسٹر ٹکر صاحب کی میم صاحبہ جنکی بیماری کی خبر ہم نے گذشتہ پرچہ میں دی ۲ فروری بروز اتوار ریونے گیارہ بجے رات کو اس عالم فانی سے عالم بقا کو روانہ ہو گئیں۔ آخری وقت انکی زبان پر یہہ الفاظ تھے ✦

مسیح میرے سامنے ہے۔ میں تیار ہوں

افسوس ہے کہ مسٹر ٹکر صاحب اُس وقت مدراس میں تشریف رکھتے تھے۔ خدا اُنکو تسلی دے

آریا صاحبان اور اُن کے مذہب کی کیفیت معلوم کرنیکیلئے ناظرین نور افشاں اور دیگر صاحبان اور بالخصوص واعظان انجیل اخبار دھرم جیون لاہور ضرور دیکھا کریں۔ اسی پرچہ میں اُسکا اشتہار ہم درج کرتے ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ **افسوس** ہے کہ رنگون میں پھر تیسری دفعہ آگ لگ گئی۔ قریب ۲۰۰ مکان جلکر خاک سیاہ ہو گئے یہہ مکانات اکثر یوروپین اور یوروشین کے تھے۔ **سوڈا** ذائٹر میں کپڑا تر کر کے جلے ہوئے مقام پر لپیٹ دیں چھالا نہیں پڑتا سوزش نہیں ہوتی یا کاسٹک پانی میں ملا کر جلی ہوئی جگہہ پر لگائیں کیسا ہی سخت جلا ہوا کیوں نہ ہو آبلہ نہیں پڑتا۔ اور نہ جلن رہتی ہے =

ڈیوک آف کناٹ صاحب ملاحظہ فوج کے لئے ۸ فروری روانہ عدن ہوئے۔ **لاثانی** روشنی و آتشبازی جوبلی پر لاکھوں روپیہ خرچ آیا۔ **جشن** جوبلی کی شب کو تمام پہاڑ و نیز عجائب الاؤ روشن کئے گئے۔ **برما** میں حکم ہوا جشن جوبلی پر تمام ڈاکوؤں کی خطا معاف =

بقول اخبار عام عیسائی پادریوں نے ہندوستان میں جوگی بنکر کام کرنا منظور کیا۔ جوگی کا چولا موثر ہے۔ اس سے پادری لوگ زیادہ عیسائی بنا سکینگے ✦

✦ **نور افشاں**۔ جوگی کے چولے نے کیا موثر ہونا ہے۔ خدا کا کلام ہی ایسا موثر ہے۔ کہ اگر کوئی سیدھے دل سے اُس کو بغور دیکھے۔ تو وہ بغیر مسیحی ہونیکے نہیں رہ سکتا۔ اور عیسائی بنانا پادریوں کے ہاتھ میں نہیں۔ یہہ صرف خدا کی روح کا کام ہے ✦

ممبران پارلیمنٹ انگلستان مفسدان آئرلینڈ سے متفق ہو گئے۔ **لنڈن** میں بوجہ گرانی و بیکاری عام خرابی پھیل رہی ہے۔ **فیصلہ** بلغاریہ کے لئے قسطنطنیہ میں یوروپین کونفرنس تجویز ہوئی۔ **خرطوم** سوڈان میں خلیفہ مہدی نے سونے چاندی کا سکہ چلایا۔ **عاشق** آباد سے سرحد تک روس نے سلسلہ جہازرانی منظور کر لیا۔ **بدخشاں** و ترکستان میں سلسلہ آمد و رفت بند ہے۔ **دودہ** ضلع گورداسپور میں ایک ہندو عورت کمبختی سے مسلمان ہو گئی کسی مسلمان نے اُسکو دھوکہ میں لاکر اُس سے نکاح کر لیا کچھ دن تو اُسکو اپنے پاس رکھا۔ پھر جب وہ بیمار اور نادار ہو گئی۔ تو گھر سے نکالدیا۔ اب وہ بیچاری دربدر ماری پھرتی ہے۔ دونوں حالتیں قابل افسوس ہیں۔ **کمال** افسوس کی خبر آئی ہے کہ دارجلنگ پر سلویشن آرمی کے بڑے پادری مکفرلین صاحب نے رحلت فرمائی صاحب مرحوم کی موت ایکایک آئی۔ سوتے ہوئے اُنکا دم نکلا۔ **تیسرے** جارج شاہ انگلستان کے وقت بمبئی میں جوبلی جشن ہوا تھا مگر ایسا کہاں۔ جو حال میں قیصر ہند کی جوبلی میں ہوا یہہ جشن بمبئی میں اس شان و شوکت سے ہوا ہے۔ کہ اکثر لوگ افسوس سے کہتے ہیں کہ ملکہ نے خود اُسکو کیوں نہ دیکھا دہاکی کل کیفیت شہزادہ کناٹ کے ذریعہ حضور قیصر ہند کے گوش گذار ہو گی **سننے** میں آیا کہ کسی شہر کے ہندوؤں نے ارادہ کیا کہ قیصر ہند کا نام اپنے دیوتاؤں میں درج کریں اور اُسکی پوجا ہوا کرے۔ یہہ لوگ اپنی محبت میں اصل انگریزوں سے سبقت لیگئے۔ **مقام** آنولا میں گذشتہ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ۲۹ بالغوں اور ۲۹ نابالغوں نے بپتسمہ پایا = **روم** اور یونان کے درمیان تازہ جنگ کے آثار برے معلوم ہوتے ہیں ✦

نورافشاں

مطبوعہ ۳ مارچ ۱۸۸۷ء

نجات

آجکل بعض فرقے اسبات کے حد سے زیادہ معتقد ہیں۔ کہ ہربات کی رہبر صرف عقل ہو سکتی ہے۔ اور جو بات احاطۂ عقل میں نہیں آتی اُسکو خلاف عقل سمجھکر رد کردیتے ہیں۔ وہ یہہ چاہتے ہیں۔ کہ جسطرح معاملات دنیوی کے ہر ایک مسئلہ کو ہم عقل سے دریافت کرتے ہیں۔ ویسے ہی اُن حقائق کو جو الہام الہی اور روح کے متعلق ہیں۔ وہ بھی ہم عقل ہی سے معلوم کریں اور جو ادراک انسانی سے باہر ہوں۔ انہیں خلاف عقل سمجھکر رد کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں ہمیں اسقدر افسوس ہے۔ کہ وہ اپنی عقل و سمجھ کو علم الہی و الہام الہی سے بڑا تصور کرتے ہیں انکو اسقدر خیال نہیں آتا۔ کہ مخلوق و خالق کی عقل میں ضرور کچھہ فرق ہونا چاہئے۔ اور اگر انسان حکمت الہی کے ہر ایک اصول کو کماحقہ سمجھ لے۔ تو پھر خدا میں اور انسان میں کیا فرق رہا۔ ہماری حکمت ناقص اور ہمارا علم ناکامل ہے لیکن خالق ہر طور کامل۔ تو پھر کیا نسبت عقل انسانی صرف حامی کی رہبر کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اُسکو رہبر مانتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکھا دیتے اور سخت مغالطہ میں گرفتار ہو جاتے اور حقیقی عرفان تک نہیں پہنچ سکتے۔ آخر کو مایوسی کی حالت میں دنیا سے گذر جاتے ہیں۔ حیات ابدی و نجات سرمدی سے نا امید رہتے ہیں۔ انجیل میں معاملہ نجات کی نسبت یہہ مرقوم ہے (اگرچہ عقل کے فرزند اسکو نہ مانیں تو نہ مانیں مگر جو اپنی عقل کا ہادی کلام الہی مانتے ہیں اُنکے لئے یہہ نجات کی حکمت حکمت الہی ہے) +

جسحال میں کہ دنیا اپنی حکمت سے خدا کو نہیں پہنچ سکتی اور نہ اپنے آپ سے راستباز ہو سکتی ہے بلکہ یوں لا علاج گناہ میں مرتی ہے۔ اسلئے خدا نے صاف فرمایا ہے۔ اور یوں کلام میں مرقوم ہے۔ کہ منادی کی بیوقوفی سے ایمان لانیوالوں کو بچاوے (یعنے خدا) اور فقط یہہ ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کو گنہگاروں کے بچانیکے واسطے دنیا میں بھیجا۔ سو اگر نجات کی اور راہ ممکن ہووے۔ تو مسیح کا مرنا عبث ٹھہرا گلتی ۲ : ۲۱ و ۴ : ۱۲ میں اور کوئی راہ نہیں جس سے انسان بچ سکے اعمال ۴ : ۱۲ اسلئے مسیح کو پہچاننا اور ایمان لانا نجات کی ایک ضروری لابدی شرط ہے جسکا ثبوت ذیل کی باتوں میں پایا جاتا ہے +

اول ۔ بباعث خطا کے انسان خدا کے نزدیک واجب السزا ہیں اسلئے مسیح پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ اُسنے ہماری سزا اُٹھائی +

دوم ۔ انسان اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ آپ ہی اپنے گناہوں کا کفارہ دیوے۔ اسلئے مسیح نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دیا +

سوم ۔ یہہ بھی صاف صاف لکھا ہے کہ خداوند مسیح ہی ہے چنانچہ خدا نے جہانکو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا۔ تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے +

چہارم ۔ مسیح خداوند کا آخری حکم اسبات کی کامل دلیل ہے۔ جو اُسنے فرمایا کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو۔ اور اُنہیں باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو +

پنجم ۔ چنانچہ اس حکم کے بموجب رسول ہر جگہ کلام کی منادی کے لئے گئے۔ اور ہر ایک کو کیا یہودی کیا یونانی کیا عقلمند کیا نادان سب کو یہہ خوشخبری سنادی کہ مسیح پر ایمان لاکر نجات پاؤ۔ پھر یہہ بھی فرمایا گیا ہے۔ کہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے حیات ابدی اُسی کی ہے۔ اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا۔ بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہتا ہے +

ششم ۔ ایمان بغیر اس پہچان کے جو انجیل کی منادی سے حاصل ہوتی ہے ناممکن ہے رومی ۱۰ : ۱۷ +

حاصل کلام یہہ ہے کہ کسی شخص کی نجات نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ مسیح کو پہچان کر اُسپر ایمان نہ لاوے۔ کیونکہ وہ اسی کار عظیم کے لئے مقرر ہوا اور دنیا میں آیا۔ یہی نجات کی ایک اعلی حکمت ہے۔ جو خدا کی عقل نے ایجاد کی۔ اور انسان مغرور ناقص العقل اسکو نہیں سمجھتا۔ اور نہیں سمجھنا چاہتا۔ سچ ہے خدا کی دانائی آدمیوں کے لئے نادانی ہے +

سنو لوگو گناہوں کی غلامی میں پڑے کیوں ہو
مسیح ایسے پرستاروں کو بس آزاد کرتے ہیں

جشن جوبلی

ایک ایسی یادگار ہمارے زمانہ میں قائم ہوئی جسکا تواریخ ہند میں ذکر تو کیا خیال تک بھی نہیں پایا جاتا۔ جو خوشی اس تقریب پر حضور ہر مجسٹی ملکہ معظمہ قیصر ہند کی رعایا کو ہوئی۔ کاہیکو کسی شہزادہ کی آمد کی تقریب یا کسی موقعہ پر ہوئی ہوگی۔ جس سچی خیرخواہی اور دلی عقیدت سے ہر مجسٹی کی رعایا ہند نے یہہ خوشی منائی ہے۔ نہ صرف ۱۶ تاریخ کی کارروائی ہی اُسکی شاہد ہے۔ بلکہ ہر ایک کے دل میں اُسکی شہادت موجود ہے۔ کیوں نہ ہو ایسا آرام کا دور اور آزادی کا زمانہ ہندوستانیوں کو کب نصیب ہوا ہوگا۔ خدا ایسی سلطنت اور اسکی حکمران کو سلامت باکرامت رکھے۔ اس خوشی میں روپیہ کسطرح کوڑیوں کیطرح آتشبازی کھیل کود۔ تماشے مٹھائی وغیرہ میں بیدریغ خرچ کیا گیا ہے گویا قیصر ہند کی سلامتی کے لئے قربان کردیا گیا۔ اور جو ۲۳ ہزار تین سو پانچ قیدی رہا کئے گئے جنمیں بعض دایم الحبس تھے۔ یہہ بھی حضور ممدوحہ کی یادگار پنجاہ سالہ کی ایک عمدہ یادگار ہے۔ اس کے علاوہ کروڑہا روپیہ اس تقریب پر جمع ہوگئے جس سے نئے ہسپتال نئے سکول نئے کالج عجائب خانہ دیگر مکانات نہار وغیرہ تیار کئے گئے عجیب و عمدہ فوائد و بہتری ملک کے لئے دائمی یادگار رہیگی +

سردار عطر سنگھ صاحب سی۔ آئی۔ ای رئیس بھدوڑ ضلع لودیانہ کی فیاضی کی یادداشت بتقریب جشن جوبلی ہمارے پاس پہنچی۔ جسکے دیکھنے سے سردار صاحب موصوف کی فیاضی و دریا دلی ظاہر ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ خداوند تبارک تعالی نے ہمکو اپنی نہایت مہربانی سے شہنشاہ حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا و سلطنتہا کے مبارک جشن جوبلی کی خوشی سے محظوظ ہونے کا وہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ جو حضرت ملکہ ممدوحہ کی نہایت وسیع سلطنت کی تمام وفادار رعایا کے لئے نشاط فراواں و خورمی بے پایان کا باعث ہے۔ اسلئے ہماری دلی مسرت مقتضی اس امر کی ہوئی کہ شکرانہ اُن نعمتہائے بے اندازہ کی جو ہمکو حضور ممدوحہ کے سایہ عاطفت میں حاصل ہوئی ہیں +

اپنی ریاست میں بطور خیرات غربا کو کسیقدر غلہ تقسیم کیا جاوے اور جو غلہ ریاست میں بطور قرضہ کے دیا گیا ہے۔ وہ سب معاف کیا جاوے اور جو ہماری باقی قرضہ کی ڈگریات عدالتہائے ریاست پٹیالہ میں

بصیغہ تعزیرات ڈگری ہیں۔ اور جو جائداد قرق ہو چکی ہیں اور ہونیوالی ہیں وہ سب معاف کیجاویں۔ اور اشتہارات داخل دفتر ہوں۔ نیز بقایا قرض معاف کیاجاوے۔ جو اراضیات ضبطی میں آچکی ہیں۔ معاف کیجاویں +

غلہ جو خیرات کے لئے تجویز ہوا + قرضہ جو معاف کیا گیا
ڈگری بالاش و بالمکند + ڈگری گوردہن سنگھ
ڈگری امیر چند ساہو + ڈگری سروپ سنگھ و کرپال سنگھ
ڈگری گوبند سنگھ + ڈگری نانوں نمبردار +
ڈگری بلاسپور + ڈگری موضع مینڈہ مال +
ڈگری موضع ڈہنڈہ سال +

بہرہ مراسلات میں ایک مراسلہ بعنوان شعرو سخن مندرج ہے۔ مناسب ہے کہ ہمارے مسیحی شعرا نہ صرف وہی جنکے اسماء گرامی اُسمیں درج ہیں بلکہ وہ بھی جنکو اِس علم میں دخل ہے۔ اور اُسکا مذاق رکھتے ہیں ضرور کچھ نہ کچھ لکھیں تاکہ مسیحیوں کے لئے ایک عمدہ خزانہ گانے اور عبادت کے لئے ہو جاوے۔ اسبات پر بھی خیال ہے کہ جب تک ہمارے پاس سب غزلیں عنایت فرمائی نہ آجاویں۔ تب تک ہم کسی غزل کو درج نہ کرینگے۔ امید کہ اگلے ہفتہ میں سب کیطرف سے ہمارے پاس غزلیات پہنچ جاوینگی +

مبارکباد جشن جوبلی

جو پیر خیر محمد حسین صاحب آزاد شمس العلما نے لکھی اُسمیں سے کچھ ہم بھی ذیل میں درج اخبار کرتے ہیں لطف سے خالی نہیں

اے خوشی آ۔ تیرے آنے سے زمانہ روشن
آنکہ تو آپ ہے روشن۔ تیرا آنا روشن
اے خوشی آ۔ تیرے آنے سے ہے گھر گھر شادی
ہے تیرے آنے سے ہر لب پہ مبارکبادی
یاد میں بیٹھے تھے یاران دل آگاہ تیری
سالہا سال سے تھے دیکھ رہے راہ تیری
ہم خوشی اسکو نہیں کہتے جو ہر سال آئے
خلعت عید میں ضبطی ہوئے خوش حال آئے
کبھی عید رمضان ہو۔ کبھی عید قربان
ہاتھ پھیلا نے گلے ملتے ہوں بڈھے جوان
عیدیاں بانٹ کے بچوں کے جو دلشاد کرے
ہول و ہنگامہ سے بازاروں کو آباد کرے
خوشی اسکو بھی نہیں کہتے جو نوروزے ہو
گل و گلشن کے لئے جشن دل افروزے ہو
سبزو گل میں عیاں عالم نیرنگ کرے
خاک کو سبز کرے سبزے کو گلرنگ کرے
وہ خوشی کیا کہ ہو رخ جسکا فروزان شبکو
اور دوالی کرے جشن چراغاں شب کو
جابجا ساتھ کھلونوں کے مٹھائی بانٹے
کہیں آتا۔ کہیں پیسا۔ کہیں پائی بانٹے
خوشی اسکو نہیں کہتے جو کرے نام سے خوش
امتحاں لیکے کرے بچوں کو انعام سے خوش
وہ خوشی کیا کہ جو گھر بیٹھ کے ہم آپ کریں
ہر برس سالگرہ بچوں کے ماں باپ کریں
ہے حقیقت میں خوشی وہ کہ بافضال خدا
ہند پر قیصرۃ الہند ہوں فرمانفرما
جب باقبال و حشم گذرے ہے سال اُجلاس
جابجا جشن خداساز کے ہوویں اجلاس
ہووے لاہور میں دربار نشاط و شادی
اور پڑھے آن کے آزاد مبارکبادی

بقیہ قدیم تواریخ کا خلاصہ

ساتویں فصل دوسری ٹریم برٹ کے بیانمیں
سنہ ۴۴ سے سنہ ۴۲ تک

جب جولیس قیصر مارا گیا تو ایک بڑا فساد ہوا وہ فریق جو سلطنت جمہوری کو چاہتا تھا اور جسکا پیشوا اسرو تھا اُسکی موت سے نہایت خوش ہوا اسید رکھتا تھا کہ اب آزادگی ہم کو حاصل ہوگی لیکن مارقس انٹونس نے عوام اور سپاہیوں کو ابھارا کہ وہ خونیوں سے بدلا لیں چنانچہ قیصر کے قاتل ملک سے بھاگ گئے مارقس بروٹس کیسیاس ایشیا میں اور ڈیسمس گال میں اپنی حکومت میں جا رہا لیکن مارقس انٹونس قیصر کی وصیت نامہ پر قبضہ کرکے قیصر کے تمام اسباب پر جس سے اپنے بھتیجے کیس اکٹیاس کو وصیت کر گیا متصرف ہوا +

اکٹیاس ۱۹ برس کا جوان ہوکر روم میں آیا اور اپنے چچا کا متبنیٰ ہوکر رہنے لگا اُسنے اپنا نام کیس جولیس قیصر اکٹیانیاس رکھا اور جب اُسنے مرقس انٹونس کے ظلم کو دریافت کیا کہ اُسنے اُسکی میراث چھین لی تو وہ ایسا ناراض ہوا کہ شروع میں صاحبان سینٹ کیطرف ہو گیا اسوقت مارقس انٹونس جولیس قیصر کے لشکر کو لیکر سرکشی کر رہا تھا اور ڈیسمس بروٹس ورقیصر اکٹیاوی یعنی مارقس سیلین لی پیڈس شمالی گال کا صوبہ دار یہہ تینوں اپنی اپنی لشکر کے سردار ہوکر شمالی اٹلی میں اُسکا مقابلہ کر رہے تھے اسحالت میں قیصر اکٹیاوس نے جانا کہ میری غرض تب پوری ہوگی جب کہ میں اپنے چچا کی لشکر کو اپنے اختیار میں لاؤں چنانچہ صاحبان سینٹ کو چھوڑ کے وہ مارقس انٹونس کیطرف ہو گیا جب لیپیڈس نے یہہ حال دیکھا تو وہ بھی اُنکی طرف ہو گیا چنانچہ ڈیسمس بروٹس اپنے تئیں اکیلا دیکھکر گوہ الپس کی پار بھاگ جانا چاہتا تھا لیکن راستہ میں وہ مارا گیا +

ریتو ندی کے دریا کے کنارہ پر مارقس انٹونس لیپیڈس اکٹیاوس نے باہم ملاقات کی اور عہد کیا کہ ۵ سال تک ہم تینوں شریک سرکار ہونگے اور یہہ ٹھہر گیا کہ ہم اپنے دشمنوں کو قتل کرینگے قیصر کی موت کا انتقام لینگے اور سلطنت جمہوری کے انتظام کو برباد کرینگے چنانچہ اسطرح اپنے دشمنوں کے ناموں کی ایک بڑی فہرست بنائی اور اُنکے قتل کرنے کا حکم دیا کوشش سے اس فہرست میں لیپیڈس نے اپنے بھائی کا نام لکھا مارقس انٹونس نے اپنے چچا کا نام اور اُسکے ساتھ سسرو کا نام بھی درج کیا اسیطرح اِن تینوں نے بیرحمی کے ساتھ بہت سے لوگوں کو قتل کروایا انہوں نے قاتلوں کو انعام دینے کا وعدہ کیا چنانچہ غلام اپنے آقا کا اور بیٹے اپنے والدین کے مخالف ہوئے نہ صرف انہیں تینوں کے دشمن مارے گئے بلکہ بہت آدمی اسلئے مارے گئے کہ وے مالدار تھے اور یہہ تینوں اُنکو لوٹنا چاہتے تھے چنانچہ تمام اٹلی میں خوف و دہشت و خونریزی کا بادل لوگوں پر چھا گیا آخر کار جب یہہ خونریزی ہو چکی تو مارقس انٹونس اور اکٹیاوس مقدونیہ کیطرف روانہ ہوئے جہاں بروٹس اور کیسیاس لشکر رکھتے تھے اور شہر فلپی میں ایک لڑائی ہوئی اُس لڑائی میں کیسیاس کا لشکر شکست ہوا لیکن بروٹس کا لشکر فتحیاب ہوا کیسیاس نے اپنی شکست حالی دیکھکر یہہ خیال کرکے کہ اسمیں بروٹس بھی گرفتار ہوا ہوگا اپنے غلام کے ہاتھ سے خودکشی کی دوسرے دن اسی مقام پر ایک لڑائی ہوئی جسمیں بروٹس نے شکست کھائی شام کیوقت بروٹس ایک تنگ وادی میں جاکر اپنے دوستوں سے وداع ہوکر اپنے تئیں تلوار پر گرا کے ہلاک کیا اسیطرح جولیس قیصر کے قاتلوں کا انجام ہوا + باقی آیندہ +

مراسلات

(سلسلہ قائم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۰ فروری)

براہین احمدیہ

مقدمہ صفحہ ۱۱۶ - ۱۲۸ اپر

بقیہ ریویو نمبر ۵

ویسے تفصیلی امور تو گوتم بدھ کو بھی حاصل نہ تھے۔ تاہم اسکی حکومت قائم ہوگئی اور سب ہندیاں گذر گئیں اور وہ اب تک قائم ہے۔ انکا اور بدھ اور سیام و آنام و آسام و ہندوستان اور جنوبی سائبیریا و منگولیہ اور تبت اور جاپان اور چین و بعض جزائر میں لاکھوں و کروڑوں بدھ مذہب کے پیرو پائے جاتے ہیں۔ اور محمدیوں سے قریباً پانچ گناہ زیادہ ہیں۔ یاد رہے کہ محمد صاحب تو غریبی سے ایکبارگی بادشاہی حالت میں ہوگئے تھے لیکن گوتم نے دیدہ و دانستہ امیری کو چھوڑا۔ بادشاہی گھر کو ترک کیا اور غریبی اختیار کی اور وہ مذہب جاری کیا جسکی برابری شمار میں سوائے دین عیسوی کے کوئی اور مذہب دم نہیں مار سکتا۔ خداوند خالق کیوں ایسا ہونے دیتا ہے؟ مسیح سے پہلے جو قومیں اس طرح اپنے اپنے طریق میں کامیاب ہوتی رہیں اُنکی نسبت ہم انجیل میں یہہ وجہ پاتے ہیں کہ خدا نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں اعمال ۱۴: ۱۶۔ مگر جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب (مسیح کے زمانہ میں) سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں وغیرہ ۱۷: ۲۹ و ۳۰ و ۳۱۔ لیکن وہ جنہوں نے راستی کی محبت کو جس سے نجات پاتے قبول نہ کیا۔ اسی سبب سے خدا اُن پر تاثیر کرنے والی دغا بھیجیگا۔ یہانتک کہ وے جھوٹھ کو سچ جانینگے ۲ تسلونیقیوں ۲: ۱۰ و ۱۱۔ محمد صاحب کے زمانہ کی بد دینی عیسائیوں کو اور محمد صاحب کی کامیابیوں کو ہم اسی دغا کے متعلق جانتے ہیں۔ تاہم ظاہر ہے کہ محمد صاحب کی کامیابی گوتم کی کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ڈاکٹر کننگ ہام نے اسلام و بدھ مذہب کا یوں مقابلہ دکھلایا ہے کہ دو نہایت کامیاب مذہب جو دنیا نے ابتک دیکھیں میں بدھ مذہب اور محمدی مذہب ہیں۔ ہر ایک کا آغاز ایک ایک آدمی کے دینی جوش (انتھوزی ازم) سے ہوا اور ہر ایک اپنے اپنے سرگرم پیرؤں کے ذریعہ سے بہت جلدی پھیلا۔ لیکن بس وہ دونوں یہیں تک ایک جیسے ہیں۔ کیونکہ محمد کے قرآن نے انسانی خواہشوں کو اس دنیا میں اور آنے والے جہان میں بھی پورا کرنے کے وعدے سے سراسر انسان کی نفسانی خواہشوں کو مخاطب کیا ہے۔ حالانکہ سکیامنی کے دھرم نے صرف عقل کو مخاطب کیا اور تمام انسانی خوشیوں کا چند روزہ ہونے بتلا کر کوشش کی کہ انسان کو اس زندگی کی عشرتوں اور بیہودگیوں سے چھڑا دے۔ محمد نے اپنا مذہب تلوار کی بے رحم دھار سے پھیلایا اور سکیامنی نے ایک مناد کی موثر آواز سے۔ اسلام والے کا دور جلتے شہروں کے شعلوں سے روشن ہوتا تھا اور بدھ والے کی صلح والی ترقی بیمار خانوں کے بیماروں کے خوش چہروں سے روشن ہوتی تھی۔ اور نیز اُن مسافروں کے خوشی مسکرانے سے جو راہ کے کنارے دھرم سالوں میں ٹکتے تھے (کرہسٹ اینڈ اتھر ماسٹرس مصنفہ چارلس ہارڈوک حصہ دوم باب اول صفحہ ۱۵)

اس بیان سے نہ صرف مرزا صاحب کی حیرانگی دفع ہوتی ہے بلکہ یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر تلوار کے بھی مذہب کامیاب ہو سکتا ہے۔ لہذا محمد صاحب کی کامیابی اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ ضرور خدا ہی اُنکے ساتھ تھا۔ بلکہ آنحضرت کی کامیابی خدا کے ساتھ کو باطل رد کر سکتی۔ فتامل +

اُسکے مقابل میں اور اُنسے بڑھکر اور فی الحقیقت حیرانگی کا معاملہ ہے جو خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ظہور میں آیا ہے۔ یہہ ایک غریب اور پست حال اور گمنام یہودی تھے جنہوں نے چند جاہل جلیلی ماہی گیروں اور محصول لینے والوں اور خمیدہ وروں کو شاگرد اور ساتھی کیا۔ یہہ لوگ عوام میں سے اور بیمقدور شخص تھے۔ اور یہہ ادنیٰ غریب اور مسکین جماعت اسلئے بھیجی کہ تاکہ دنیا کو تہہ و بالا کرے۔ امیروں اور مقدور والوں اور بادشاہوں پر غالب آوے جو اُنکی تعلیم کے برخلاف منصوبہ باندھتے تھے۔ اسبات کی پوری کیفیت معلوم کرنے کے واسطے ہم ذیل کی چند باتیں پیش کرتے ہیں +

اول جس زمانہ میں مسیح نے ظہور فرمایا کیسا زمانہ تھا +

(۱) یہودیوں کا یہہ حال تھا کہ ملک پلستائن میں دو مذہب تھے ایک یہودی دوسرا سامری۔ یہہ دونوں ایک دوسرے کے سخت مخالف تھے۔ مگر دونوں ایک بچانیوالے کی انتظاری کرتے تھے لیکن ایسے کی نہیں جسکا خدا نے وعدہ کیا تھا بلکہ ایک زور آور اور جنگی اور فاتح شخص کی جو اُنہیں آزاد کرے انتظاری کرتے تھے۔ موسیٰ کی شریعت کی رسمیات کو اکثر اپنا دین سمجھتے تھے۔ اور دیگر کل قوموں کو نجات کی امید سے خارج کرتے تھے۔ ان باتوں کے سوا کئی ایک واہیات باتیں اُنہیں آگئی تھیں۔ خصوصاً ذات الٰہی کی بابت اور جنوں اور جادو کی بابت بیہودہ خیال بابل کی اسیری سے ساتھ لائے تھے۔ اور کچھ مصریوں اور عربوں سے شامل کر لی تھیں۔ اُنمیں جو عالم تھے وہ تین فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے۔ فریسی اور صدوقی اور اسینی۔ پہلے دو کا انجیل میں ذکر ہے اور تیسرے کا یوسیفس کی تواریخ میں۔ ان میں سے صدوقی قیامت کے منکر تھے اور پھر اپنی فلاسفی کتابلہ کے سبب سے بہتیرے مشرقی فلاسفی کے ساتھ ہم خیال ہوگئے تھے۔ اور بزرگوں کی روایتوں کے پھیر میں بھی آگئے تھے۔ یہودیونکی حالت قابل اصلاح تھی اور خدا نے مصلح کو بھی اُس زمانہ میں بھیجا جسکا اُسنے اگلی کتابوں میں وعدہ فرمایا تھا۔ ایکطرف تو یہودیوں کا یہہ حال ہو رہا تھا اور دوسری طرف ہم ایک شخص کو دیکھتے ہیں جو گمنام اور پست حال تھا۔ جسنے یہودیوں کے لئے ایک نیا دین پیش کیا۔ جو یہودیوں کے لئے بنا اور ٹھوکر کا باعث تھا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ یہودیوں نے اپنے بیہودہ خیالوں کے سبب اُسے ایک نیا دین سمجھا اور یوں اُس سے ٹھوکر کھائی۔ حالانکہ حقیقت میں وہ نیا دین نہ تھا کیونکہ مسیح نے اُنکی اس گمراہی میں اُنہی اگلی کتابوں کیطرف رجوع کروایا اور وہی خدا اور وہی وعدے پیش کئے جو خدا نے اپنے نبیوں کی زبانی پہلے ظاہر کئے تھے۔ اور اُن نوشتوں کے مطابق اپنے مسیح ہونیکے ثبوت دیئے اور اُنکی نافہمی اور بے ایمانی پر اُنہیں ملامت کیا اور سزا کی خبر دی۔ لوقا ۲۴: ۲۵-۲۷ و ۴۴ و ۹: ۴۱ و ۲۳۔ اس قوم کے باطل خیالوں اور تعصبوں کے مقابل میں ہم عیسیٰ ناصری کو یوں کہتا سنتے ہیں کہ تم اپنی روایتوں سے خدا کے حکم ٹالتے ہو۔ کہ مسیح کی بادشاہت اس دنیا کی نہیں اور کہ القادر مطلق صرف یہودیوں کا خدا نہیں بلکہ غیر قوموں کا

جیوبلی جشن اور میلا قدم

نارووال ضلع سیالکوٹ

ایڈیٹر صاحب

دیکھئے اتفاق حسنہ اسی کو کہتے ہیں- ہندوستان میں سب جگہ جشن جیوبلی حضور قیصرہ کی خوشی میں صرف دو دن تعطیل رہی- یہہ قصبہ اگرچہ بہت چھوٹا اور کسی گنتی میں نہیں- یہاں تین دن میلا رہا- ۱۶ تاریخ تو خاص حضور ممدوحہ کی جیوبلی کی تقریب پر جسکی کیفیت ذیل میں ہے- ۱۷- ۱۸ تاریخ میلا قدم موسوم ہوا رخوب رونق رہا +

یہہ قصبہ بھی اور جگہوں کی نسبت کسی بات میں کم نہ رہا- ۱۶ تاریخ کا دن کیا تھا- رشک عید سمجھو بلکہ اس سے بھی بڑھکر کہنا بیجا نہ ہوگا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہہ دن خدا نے ہر کدمہ کی خوشی و مسرت کے لئے مہیا کیا ہے- میونسپل کمیٹی نے اچھا انتظام کیا- قابل تعریف کام کیا- دیسی باجے بجائے گئے- مشن سکول کے طلبا کو شیرینی دیگئی رات کو تمام شہر میں روشنی کیگئی- دیوالی اور شب برات کو ایسی کبھو ہوئی ہوگی تمام شہر درو دیوار منور تھا- ہر ایک گھر روشن بقعہ نور تھا- آتشبازی چھوٹی- بہت اچھا انتظام تھا- یہہ سب کچھ میاں امید علی صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کی جانفشانی اور خیرخواہی سرکار کا نتیجہ ہے- افسوس ہے کہ سرکار کیطرف سے انکو اس موقعہ پر کوئی سند عطا نہ ہوئی- ہمیں بڑی خوشی ہوتی- اگر انکو بھی سرکار سے ایک خوشنودی کا پروانہ جیسا کہ اکثر جگہوں میں خیرخواہان سرکار کو دیا گیا ہے- عطا ہوتا ہے- اب بھی ہمیں امید ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر توجہ فرمائینگے +

مس کیج پول صاحبہ زنانہ مشنری نے شام کو ۴ بجے تمام مسیحی عیسائی بھائیوں اور بہنوں کو اپنے مکان پر بلاکر چاء وغیرہ پلائی- اور گیت گائے گئے- اور دعائیں کی گئیں +

اب میلا کی کیفیت سنئے- پادری ٹیمن صاحب کے ارشاد کے بموجب میلے میں شامیانہ اور خیمہ کھڑے کئے گئے- اس موقعہ پر صاحبان ذیل منادی کے لئے تشریف فرما تھے- پادری ٹیمن صاحب پادری نورمن صاحب- ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب- پادری گرام صاحب سکرٹری سی- ایم- ایس بھی اس موقعہ پر موجود تھے- سیالکوٹ امریکن مشن کیطرف سے پادری امام الدین صاحب اور دو انکے طلبہ اجنالہ سے پادری صادق مسیح صاحب- اور بھائی سلیمان صاحب جمعرات ۸ بجے شام کو منادی شروع ہوئی- رات کے ۱۲ بجے تک کام خوب ہوا- جمعہ کا سارا دن کام نہایت سرگرمی و جوش دلی سے ہوتا رہا- خداوند کا کلام سننے کو ہزاروں موجود تھے- دھرم سبھا نارووال نے خداوند کی تعریف و ثنا میں گیت و غزلیں خوب گائیں ایک طرف آریا صاحبان نے بھی اپنی کچی ہنڈیا چڑھائی ہوئی تھی- اور خداوند کے کلام کے برخلاف ٹھوکریں بھی چلاتے رہے مگر اس تیر کی بنیاد پر یہہ خام خیالیاں کیا تاثیر کرسکتی ہیں +

راقم — از — نارووال

جشن جیوبلی

لاڈوہ- ضلع انبالہ

ایک کرمفرما لکھتے ہیں کہ آج ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو خاص لاڈوہ میں ایک کمیٹی بتوجہ جناب لالہ کشن پرشاد صاحب و میر یوسف علی و ڈاکٹر جیون لعل کے بتقریب یادگار جشن جیوبلی حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے منعقد ہوئی- اول فہرست چندہ کی کھولی گئی- سب لوگوں نے اپنی اپنی مرضی و خوشی سے حسب خواہ چندہ دیا- اسکے بعد برائے یادگار اُس دن مبارک کے جلسہ کا ہونا و خوشی منانا و اسکولوں کے لڑکوں کو ضیافت شیرینی کا دینا اور سرکاری مکانات و تمام شہر پر روشنی و آتشبازی کا چھوٹنا تجویز ہوا- آج علی الصباح بمدد ڈپٹی انسپکٹر صاحب لاڈوہ بر لب تالاب رام کھتری سائبان لگوایا گیا- اور وہ میدان فرش بکلف سے آراستہ کیا گیا شاخہائے اشجار سے ایک مصنوعی باغ لگایا گیا- چار بجے وہاں لالہ کشن پرشاد صاحب پریذیڈنٹ جلسہ و تمام ممبر و شہر کے لوگ جمع ہوئے- قریب دو ہزار آدمی کے مجمع تھا- اول ایک سپیچ بیادگار جشن آنحضرت ملکہ معظمہ پڑھی گئی- اسکے بعد لڑکوں کا کھیل شروع ہوا- ایک گھنٹہ تک کھیل کود لڑکوں کی ہوتی رہی- اور ہر ایک کو انعام تقسیم کیا گیا- اسکے بعد شیرینی لڑکوں کو ضیافت دیگئی- اور شام کو تمام شہر و مکانات سرکاری میں مثل شفاخانہ و تھانہ روشنی سے منور کئے گئے- اس روشنی کا کیا بیان کیا جاوے- رات مثل دن کے دکھائی دیتی تھی اور طرح طرح کی آتشبازی چھوڑی گئی غرض کلام مختصر ایسا سامان عمدہ ہوا کہ لائق دید تھا- اگرچہ تحصیل پیپلی میں روشنی وغیرہ ہوئی- مگر نہ اس جگہہ ایسا تکلف کا سامان تیار تھا- اور نہ ایسا لطف جلسہ کا تھا جیسا لاڈوہ میں بتوجہ جناب کشن پرشاد صاحب و میر یوسف علی صاحب و ڈاکٹر جیون لعل کے سرانجام ہوا +

ہندو مسلمان اور گائے

ذیل کا مضمون ہم اخبار آفتاب ہند جالندھر سے نقل کرتے ہیں

پنڈت چندی پرشاد صاحب کن لودیانہ کا خط اخبار نور افشاں مورخہ ۴ نومبر میں دیکھکر تعجب ہوا کہ گو وید میں گئو بلی ایک دو ذکر ہونے دکھانے کا آپکو نہیں ملا مگر مطلق رگ وید میں ہونیسے انکار پایا نہیں گیا اپنی قوم میں ناموری حاصل کرنے کو نکتہ چینی کرکے عتاب گذاری چاہی ہو ممکن نہیں کہ پنڈت صاحب اپنی مذہبی کتب دھوڈالیں گو مسلمان ویدکی زبان سے پورے واقف نہیں تاہم بہت شاستروں کے ترجمہ موجود ہیں جنمیں گائے بیل کے گوشت کھانے و فروخت کرنے کا ذکر ہے- انکار بلادلیل مفید نہیں ہوتا- مجھے بصحت معلوم ہوا کہ مسئلہ مندرجہ نور افشاں گو بڑے رگوید صحیح ہے لیکن حوالہ تحقیق سے غلطی ہوئی جلد ۳ اریچ ایا ۔ کے گائے بیل کا گوشت ہوم یعنی ان جگے معنے آگ میں جلا دینا ہے- پرمیشر جدید وید کے اور تمام رسے تو نہیں چھپ سکتا اور اسکے طریقے تین ہونگے- اول ذبح کرکے ڈالنا جیسا ابتک مسلمانوں میں جاری ہے- ذبح سے فوراً خون بیٹھا ہوتا ہے اور تیز چھری سے ذبح کرنے میں تکلیف بہت کم ہوتی ہے- ایک لحظہ میں رگ حیات علیحدہ ہوجاتی ہے- دوسرا طریقہ جھٹکا جو ہنود اور جنگلیوں وحشیوں جنونوں کا ہے کہ اسمیں جان لینے کے علاوہ صدمہ و چوٹ کا بھی غائت درجہ پہنچایا جاتا ہے- سوئم یہ زندہ ہی آگ میں ڈالدینا آخر کے دونوں طریقے نہایت درجہ کو سخت ہیں- نرگ مزاج آدمی بھی

نشان پسند کریں۔ اب رہا یہہ معاملہ ہنود کی قدیم رسم ہوم بہتر یا مسلمانوں کی آپس میں تقسیم کرکے کھا لینا چونکہ عقلاً گائے بیل کا گوشت پاک و طیب ہے بہ نسبت کھا لینے کے آگ میں جلا دینا مفت مال کا ضائع کرنا ہے نادان سے نادان بھی جو اس فائدہ کو یہہ سمجھے تو انکا اختیار ہے لیکن جلانے کی رسم قدیم و مذہبی نہیں خود تراشیدہ ہے۔ اسلئے قابل اعتراض کے کیونکہ رسم ہوم سے پہلے قربانی کا گوشت آگ آسمانی خود لیجاتی ہے۔ اور آثار قبولیت یہی تھے مگر بعض جو نامنظور ہوتے تھے اُس کو آگ نہیں اُٹھاتی تھی۔ واسطے رفع بدنامی ہر ایک نے خود آگ میں جلا دینا قایم کرلیا۔ لہذا کھا لینا ہی بہتر ہے +

یہہ امر بھی قابل ذکر کرنیکے ہے کہ قربانی کا کل مسلمانوں نے ہنود سے کہ ذبح دینے و گائے بیل کی دشمنی سیکھا ہے۔ یا کیا عیسوی شریعت کے بہ نسبت شریعت موسیٰ علیہ السلام قدیم ہے جسکا قصہ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اُسکا قوم گائے قربانی کرے چنانچہ بہت مدت دیکھ وہ لوگ عہدہ برآ ہوئے میں سچے عقیدہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ نہ ہنود کو رنج دینا منظور ہے اور نہ گائے بیل سے عداوت صرف پابندی شریعت ہے۔ بلکہ گائے بیل کو ہندوستان کے واسطے مسلمان لوگ نہایت عمدہ ضروری اور کار آمد برکت والی چیز جانتے ہیں۔ یہہ بھی اُنکا مذہبی عقیدہ ہے کہ گائے بیل کا ذبح کرنا بہ نسبت بکری وغیرہ کے ضروری و بہتر نہیں۔ صرف جائز ہے اور اسپر یہہ لحاظ لاحق حال رہتا ہے۔ کہ بیل کھیتی باڑی سے رہا ہوا اور گائے بچہ دینے والی کام میں نہ لائق جاوے ہر دو قسم کے کار آمد جانور کوئی مسلمان ذبح کرنا پسند نہیں کرتا۔ ہر دو گاہ جانتا ہے کہ اگر نادانی سے شہر میں خلاف اسکے گائے کا بعض ذبح ہو جاوے تو سخت رنج گذرتا ہے اور مسلمان ناحق بدنام ہیں۔ وہی مثل ہے کہ مچھلی کاٹ شہید و نہیں شامل۔ کیونکہ تین روپیہ سے پانچ چھ روپیہ کا جانور کار سے رہا ہوا جو صرف چمڑہ کے لالچ ذبح کیا جاتا ہے غریب مسلمان کھا لیتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ چھاونی و دیگر اسٹیشن میں جہاں گورہ رہتے ہیں ۲۰ سے ۵۰ تک قیمت کا جانور ذبح ہوتا ہے۔ اور یوم کلان کو وہ کمینے یعنے دانہ خور گائے ذبح ہوتی ہیں بیشک گشتہ مسلمان خواہ بس جی خوش رکھتے و ہہ کام ایسے سبب اثر ہی

کہ گویا ہنود صاحبان کو مطلق اُسکی خبر ہی نہیں مسلمان جو کام کر رہے ہیں وہی پیش نظر و سبب اختلاف طبع تصور ہوتا ہے۔ پروردگار افضل النصیب کرے۔ اگر تشخیص قیمت میں جو بندہ نے اوپر عرض کیا خلاف ہو۔ پنڈت صاحب یا کوئی سلوتری و چودھری ہر روز چار بجے شام مقتل کو تشریف لیجایا کریں لود یا نذیر درخت یا بیل ملاحظہ فرمالیں اور جسقدر چاہیں ترمیم کر دیں۔ مجھے عذر نہوگا اور عاجزی سے عرض ہے کہ یہہ درخواست اشتعال طبع منصور نہو کیونکہ ہر روز بلا ناغہ بارہ ماہ یہہ مجمع ہوتا ہے اور کوتوالی سے داغ لگتا ہے۔ انسپکٹر اپنا داغ علیحدہ لگاتا ہے جو ذبح بیل محصول چونگی کا ہے۔ اسوقت یہہ رسم بھی لیس گذر گیا کہ شاید مسلمانوں کی بدبختی یا عید کی کرامت بھی قربانی کے گائے بیل مخالفوں کی نظروں میں جواہرات کے معلوم ہوتی ہیں ورنہ روزمرہ کے معاملہ پر اُس دن کی تکرار کی کیا مجھے یقین ہے کہ الزام قایم کرنے کو کوئی صاحب ضرور تشخیص قیمت زیادہ انشاء اللہ بعد ملاحظہ اُنکو بغیر اس کہنے کے چارہ نہوگا۔ کہ نہیں بھی کیا رو کھا بھی کھیلاو میں یہہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ واسطہ یہہ عمل روزمرہ قصابان ہمارے واسطے نہیں کرتے چمڑہ بہت گراں ہے۔ ہنود مسلمان زمیندار جانور از کار رفتہ فروخت کر جاتے ہیں جو صرف چمڑہ کے لالچ سے ذبح کر لیتے ہیں غریب مسلمان والے ارزاں سمجھکر لاتے ہیں اور یہہ خیال نہیں کرتے کہ بجائے خفیف نفع کے دو بڑے بھاری نقصان ہیں۔ اول ہنود بھائی ناحق ناخوش ہوں دوم بکائے میں و چند لکڑیاں و وقت خرچ ہو کیونکہ لاغری کے سبب جلد نہیں گلتا۔ اس میری تحریر پر غور کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان کسقدر قصوروار ہیں ساتھ ہی یہہ خیال گذرتا ہے کہ بھلا عمل بہ نسبت عیسایان خالی بھی نہیں اور ہنود صاحب لکھے پڑھے معاملہ فہم پاگل نہیں جو نلتی مجھسے چھیڑ چھاڑ رکھیں کیا بعید ہے یہی دونوں ہی صداقت سے گواہی دیتا ہے کہ بہت بھاری غایت درجہ کی دور اندیشی ہے۔ یعنے جسوقت مسلمان زہد سے تنگ آجاویںگے مقدمات دائر ہونگے سرکار سمجھیگی کہ ضرور ہنود اس عمل سے سخت عذاب میں ہیں اُنکا دل جلتا ہو شاید اپنے یہاں سے اس عمل کو ترک کردے۔ اور اصل ریدہ سرکار کو ڈرایا جاتا ہے مسلمان ناحق کاٹنا نہیں اپنی اوقات عزیز خراب کرتے ہیں میں صلاح دیتا ہوں کہ گائے بیل کا کھانا جو کھانیسے بدتر چھوڑ دیں اسمیں دین کا کچھ

نقصان نہیں ہے کہ اگر قرار دیت اس عمل کو حلال جانتے ہیں جس سے مضر نفع کی بعض اجناس ہندوہ کہ کنگنی سالوک وغیرہ جو حلال و پاک ہیں اکثر استعمال میں نہیں آتے ہیں یہہ بھی فکر کرتا ہوں کہ اسوقت بہ نسبت دیگر قوم ملک ہند انگلستان والے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہر مذہب کی کتب ترجمہ ہوگئی ہیں چنانچہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب سنین الاسلام میں تحریر فرماتے ہیں کہ انگلینڈ۔ جرمن فرانس میں ترجمہ قرآن ہزاروں بلکہ لاکھوں پڑھتے ہیں شاید ویدوں کا بھی ترجمہ ہوگیا ہو اور اس مسئلہ پر بھی وہ تحقیقات حاصل ہوئی ہو کہ وید میں مذہبی طور سے گائے بیل کے کھانیکی ممانعت نہیں ہنود کے رونے چیخنے پر کچھ اثر نہو بلکہ خلاف آئے یہہ جواب ملے کہ گورنمنٹ گائے بیل کا نہ مارنا ہنود کا مذہبی عقیدہ نہیں سمجھتی صرف اس لحاظ سے کسی خیرخواہ ملک نے شامل دین قرار دیکر حفاظت کرائی ہے اس نظر سے کہ یہہ جانور ہندکیواسطے بہت مفید و کار آمد ہے چنانچہ سرکار بھی ایسا ہی خیال فرماتی ہے لیکن عملداری نے ملک کو گائے بیل کی ضرورت سے بیفکر کر دیا ہے۔ یعنے نصف خدمت باربرداری وغیرہ ملک ہند کی ریل جاری ہونیسے جاتی رہی اور ایک چہارم حصہ چاہات سے پانی وغیرہ نکالنے کا نہر جاری ہونیسے صرف خدمت زمین جوتنے کی باقی ہے۔ وہ جلد انتظام پاجاویگی انجن تجویز ہو رہے ہیں کہ کل کے ذریعہ سے زمین تیار کریں۔ اب بیلوں کی وہ ضرورت جو پہلے تھی کہاں ہی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں رہیگی البتہ گائے دودھ کیواسطے کسقدر درکار ہیں۔ سو اسقدر نہیں ماری جاتی جو تنگی لاحق حال ہو۔ کہ +

سوم آریہ و دیگر ہنود صاحب کیا جواب تجویز کریں۔ سرکار بڑی دانشمند ہے جواب الجواب میں بند کردیگی مجھے اس معاملہ سے سخت حیرانی و تعجب ہے کہ پنڈت صاحبان گائے کا گوشت چھونا تو درکنار دیکھنا بھی روا نہیں رکھتے یا ناپاک سمجھتے ہیں یا کیا وجہ ہے مسلمان اُسکے دودھ و گوشت و پوست کو پاک و طیب جانتے ہیں ہنود صاحبان بجز گوشت مثل دیگر قوم دودھ و پوست میں ہم عقیدہ ہیں مزید برآں گوبر و پیشاب اُنکے نزدیک پاک ہی نہیں۔ بلکہ پاک کنندہ ہے دودھ گھی دہی سے کم تصور نہیں ہوتا پایا جاتا ہے کہ فی نفسہ مذاکرہ منع ہے سو بدبخت قصاب کی گردن پر اُن صاحبان کس زعم نے

ہو تصفیہ کرنا نہیں۔ سمجھ سوچ درکار ہے اور تمہاری طرح دوستی در پردہ
دشمنی سعدی کی تباہی کو کافی ہے دو گوشت کھلا کر ذبح دیتا ہوں تم سوکھی چونک
لگا کر نچوڑنے رہو دوسری غرض یہہ ہے کہ اِس تحریر میں واقعی
زیادتی یا دل آزاری کی بات صاحب عقل کے نزدیک قرار پاوے ہزار
چند ملامت سُننے کو طیار ہوں۔ بلکہ کسی بڑے مجمع میں اپنی غلطی کا
اقرار کرونگا۔ معقول جواب ملیگا تو بڑی خوشی سے قبول کیا جاویگا
یہہ عرضداشت کل ہندو صاحبان کی خدمت میں ہے۔ مگر جن صاحبان
نے ابھی آریا مذہب اختیار نہیں فرمایا۔ اُن سے کچھہ اور بھی
عرض کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اور وہ یہہ ہے +

آریہ صاحب اپنا طریقہ و عقیدہ صرف وید کے موافق
ظاہر فرماتے ہیں اور آپ صاحب اُنکو صرف اِس عمل سے ہندو نہیں
شامل نہیں سمجھتے اُن کو کوئی وسیلہ آپ میں شامل ہونے کا میسر
نہیں آتا۔ گو وید میں گائے بیل کا مارنا منع نہیں خصوصاً
غیر قوم کو جو وید کا عقیدہ نہ رکھتے ہوں کیونکر منع ہوگا ۔
آریہ صاحب جو حمایت گائے کی کرتے ہیں اپنے عقیدہ کے
خلاف۔ غرض اُن کی یہہ ہے کہ دیگر بھائی اِس حمایت سے ہندو سمجھیں
چنانچہ آپ صاحب اُنکے گرویدہ ہوگئے۔ میں قسمیہ عرض کرتا ہوں
کہ یہہ اُن کا دلی عقیدہ نہیں آپ صاحب سمجھہ سوچکر اُنکے دھوکے
میں شریک نہیں واللہ تفرقہ ڈالنے کو عرض نہیں کیا گیا۔
اصل حال جتلایا گیا ہے۔ یقین ہے آریہ صاحبان بھی معاف رکھینگے
اگر مُوہم کے مسئلے سے وید انکاری پایا گیا۔ تو میں اپنی اخیری
درخواست واپس لے لونگا + ا۔د

الراقم ایک مسلمان صلح جو

شعر و سخن نمبر اول

اٹھارویں فروری کے پرچہ نور افشاں میں ایک
اشتہار منجانب مولوی سید صفدر علی صاحب جامع غذائے
روح دیکھنے میں آیا۔ جسکے دیکھنے سے کمال مسرت حاصل
ہوئی معلوم ہوا کہ آپکا ارادہ مکرر طبع کرنے غذائے روح کا ہے
سو میں نے مناسب سمجھا کہ جہانتک ہو سکے
مسیحی شعرا ملکر انکی امداد فرماویں
تاکہ ایک عمدہ مجموعہ غزلیات دینی کا
مسیحیوں کی عبادت کے لئے ہو جاوے
لہذا بندہ اُن اصحاب کی خدمت میں
جنکے نام نامی مندرجہ حاشیہ ہیں
عرض کرتا ہے کہ اپنے اپنے نازک خیلات
بذریعہ اخبار نور افشاں ظاہر فرماویں
چنانچہ اسوقت ذیل کا مصرعہ طرح
پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں
کہ میری التماس پر توجہہ فرما کر طبع
آزمائی فرماوینگے والسلام

پادری عماد الدین صاحب شہباز فخر شعرائے
پنجاب + مقیم امرتسر
منشی شنکر دیال فرحت لکھنوی
عاجز
منشی حسن علیصاحب سفیر نصیر آبادی
پادری یعقوب کش سنگھ صاحب خادم
رہتک
منشی حبت مسیح واعظ لودیانہ
سید صفدر علیصاحب صفدر ناگپور
بنجمن میال بہار
لکھنوی

مصرع طرح

اِس لئے تصویر جاناں ہمنے کھنچوائی نہیں

تنبیہہ ۔ پاکیزہ مسیحی اخلاقی مضمون ہونا
چاہیے ۔ +

راقم ۔ پنجابی عیسائی

رُوئداد جلاسی میونسپل کمیٹی لودیانہ وقعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۷ء

ماسٹر مولیع صاحب وائس پریذیڈنٹ میر مجلس سردار علی محمد خان
صاحب ۔ ڈاکٹر جگو انداس صاحب ۔ بابو شب سرن داس صاحب ۔ لالہ
گوبند رام صاحب ۔ منشی رحیم بخش صاحب ۔ منشی نظام الدین صاحب
چودھری علی بخش صاحب ۔ چودھری اشر سنگھ صاحب ۔
لالہ امجید اس صاحب ممبران +

نمبر ۱ ۔ رائے خواجہ احسن شاہ صاحب بمقدمہ اجازت تعمیر مکان
سید دلاور علیشاہ معہ سوال دلاور علیشاہ +
تجویز ہوئی کہ رائے خواجہ حسن شاہ صاحب شامل مثل کری جاوے +

نمبر ۲ ۔ تجویزات بابت جلسہ جوبلی بتاریخ ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء ۔
تجویز ہوئی کہ ساول تقسیم مٹھائی طلباء مدارس ہائی سکول ومشن سکول
و ہندو سکول و زنانہ سکول ہائے مشن و سپاہیان قلعہ لودیانہ فی نفری اٹہار
پختہ تقسیم کری جاوے اور باستثنائے مدارس جو زنانہ یا جماعت انگریزی طلباء
سکول ہائے مذکورہ کے آگے بھیجا جاوے او دیگر جو بڑی سڑک کے درمیان سے
ہو کر گذریں اور ہندوستانی یا کشمیری یا جو چوک ہائے میں قائم کیجاویں جہاں
جہاں سب کمیٹی تجویز کرے او خرچ مذکورہ بالا کے لئے ... منظور ہے سب کمیٹی
حسب ذیل مقرر ہو کر اُنکا انتظام فرماویں سردار علی محمد خانصاحب لالہ امجید اس صاحب
چودھری اشر سنگھ صاحب ۔ **دوئم** ۔ روشنی ۔ سامان روشنی پرانی
پولیس سے لیکر سرائے کہنہ تک دو رویہ کریجاوے اور چراغ گلی پرانے
روشنی شہر میں تقسیم کئے جاویں قیمت چراغہائے کمیٹی سے دیجاویگی اور
تیل و بتی مالکان مکانات اپنا خرچ کرینگے اِس خرچ کے واسطے ... منظور ہے
اور ۱۰۰۰۰ چراغ گلی تیار ہو کر ہر ایک ممبر حلقہ کے پاس ... روپیہ
معرفت سکرٹری بھیجا جاوے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ ہائے میں تقسیم کریں۔ روزگار
برائے تیاری چراغ گلی بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر مرسل ہو اور سب کمیٹی
مذکورہ صدر کے زیر انتظام یہہ کام رہے + **سوئم** تجویز واسطے کھانے صاحب
لوگوں کے کمیٹی کثرت رائے سے نامنظور کرتی ہے بجائے اِسکے غریبوں کو کھانا
دیا جاوے یعنے دو ٹیری یا پی حلوہ ہر دو کا وزن نیم آثار ہونا چاہئے اِس خرچ کیواسطے
... منظور ہے جسقدر ہو سکے اس خرچ میں انتظام کیا جاوے اور کام ۲ بجے دن کے سے
پہلے ختم ہوجانیکا انتظام کیا جاوے یہہ تقسیم ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو ہوگی لالہ گوبند رام
و منشی رحیم بخش صاحبان سب کمیٹی مقرر ہو کر انتظام کریں ۔ نو خیرات بیان سابق کے
سب کمیٹی کو دیئے جاویں ۔ **چہارم** ۔ ایک میلہ ۱۰ فروری ۱۸۸۷ء کو کھڈ میں جو جے گے
لم سے منعقد ہو مبلغ ... اسکا خرچ منظور کیا جاوے برائے تقسیم و کلانات بازی
و کشتی بان وغیرہ کے اس انتظام کے لئے ڈاکٹر جگو انداس صاحب لالہ امجید اس صاحب
سب کمیٹی مقرر ہوں +

روئداد میونسپل کمیٹی لودیانہ وقعہ ۵ فروری ۱۸۸۷ء

سردار علی محمد خانصاحب ممبر میر مجلس بابو جگو انداس صاحب ڈاکٹر منشی محمد بخش
صاحب لالہ امجید اس صاحب چودھری اشر سنگھ صاحب لالہ گوبند رام صاحب خواجہ حسن شاہ
صاحب منشی نظام الدین صاحب چودھری علی بخش صاحب ممبران +

نمبر ۱ ۔ یہہ امر پیش ہوا کہ چونکہ صاحب پریذیڈنٹ و وائس پریذیڈنٹ یہاں تشریف فرما
نہیں اسلئے کسی صاحب کو آج کے لئے میر مجلس مقرر کیا جاوے + تجویز ہوا کہ
نواب علی محمد خانصاحب کو میر مجلس مقرر کیا جاوے +

لودیانہ

صدر ہسپتال کی بابت جو ہماری شکایت تھی۔ کہ بیمار وں کی حال خبر گیری نہیں کی جاتی۔ معلوم ہوا کہ دو چار روز اسسٹنٹ سرجن کی علالت طبع کے باعث کچھ ایسی حالت رہی۔ سچ ہے۔ **مصرعہ** کسکو رہے بیمار کی بیمار خبر لے - اب کام نہایت درستی کے ساتھ ہو رہا ہے +

برانچ ڈسپنسری کی بابت جو ہمنے ادویات کی بابت لکھا تھا سول سرجن صاحب نے ہماری تحریر پر توجہ فرما کر ڈسپنسری کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ معلوم ہوا۔ کہ جو دو تین ادویات مریض نے (جسکی شکایت پر ہماری تحریر تھی) طلب کی تھیں۔ اتفاق سے موجود نہ تھیں۔ اور کام درستی سے چلتا ہے۔ سول سرجن صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ادویات برانچ ڈسپنسری میں نہیں ہیں تو ایک نسخہ ۱۰۹ مریض روز بروز الرسخ کیسے داخل رجسٹر ہوتے ہیں۔ خیر ہم خوش ہیں۔ کہ ہماری شکایت رفع ہوئی +

یہہ بھی معلوم ہوا کہ سول سرجن صاحب مریضوں سے نہایت محبت سے پیش آتے ہیں اور اکثر غربا کا علاج بغیر فیس لئے کرتے ہیں اور یہہ بالکل ٹھیک ہے چنانچہ اُنہوں نے ۱۹۸ روپیہ فیس کے جو سالانہ مشن سے لیا کرتے تھے یکم جنوری سنہ ۱۸۸۹ع سے بالکل معاف کر دیا۔ اور اب مفت بوئز اور گرلس بورڈنگ سکول کا ملاحظہ اور علاج کرتے ہیں +

ان روزوں شہر کی صفائی نہایت عمدہ ہے جیسجو خاں صاحب داروغہ صفائی اور تمام ذمہ داروں کی سعی قابل تعریف ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اسیطرح آیندہ بھی اپنے کام کو درستی سے انجام دیتے رہینگے +

امساک بارش سے فصل کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے +

شہر میں ایک آتشبازکے گھر کو آگ لگ گئی۔ سکا تو نقصان ہوا ہی تھا۔ ساتھ اور بھی ایک گھر کو بے جلا۔ کیوں نہیں یہہ کارخانے شہر سے باہر کئے جاتے +

گذشتہ ہفتہ ایک قمار باز اور اسکی بیوی پر اسمیں آگ گری دونوں کوٹھڑی میں گر دب گئے آدمی تو مردہ نکالا گیا عورت سلامت بچی +

قیصر گنج کے لوٹ کے مقدمہ کی بابت یہہ سنا گیا ہے کہ گیارہ آدمی تو بالکل بری ہو گئے باقی ۹ آدمی جو ڈکیتی کے جرم سے تو بری ہو گئے۔ مگر مجرم بلوہ ان پانسو روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے۔ اب اُنکی صفائی کے گواہ طلب کئے گئے ہیں +

مسٹر واکر صاحب ڈپٹی کمشنر کی تعریف کا عوام الناس میں خوب چرچا ہو رہا ہے۔ اُنکی انصاف نہایت پسند کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

ناظرین اخبار نور افشاں جانتے ہیں کہ شہر لودیانہ میں بیادگار خطاب قیصر ہند ایک میلا بنام قیصری میلا کہ میں مسٹر ویکفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر منتظم نے قائم کیا تھا جو ہر ماہ کے آخری سنیچر کو ہوا کرتا تھا سو اب ہو چکا نام کو بھی رہا سمجھے۔ نہ وہ کھیل تماشے ہے نہ وہ رونق اس گذشتہ سنیچر کو

غزل

تیرے عشق کا جو عیسیٰ تیرا دیدار کافی ہے ۔۔۔ مریض عشق کو جیسے نگاہ یار کافی ہے

نہیں چاہتا نگہبان نے مجھے تسبیح از بیجا و ۔۔۔ مجھے جام مسیحا کا فقط اسرار کافی ہے

حسینان جہاں کی کیوں مجھے الفت جلا دیگی ۔۔۔ خدا کا جو پیارا ہے وہی دلدار کافی ہے

مجھے کیا خوف دنیا سے اگرچہ جگ میں ہے ۔۔۔ لڑائی میں شیطین کی تیری تلوار کافی ہے

تسلی تم مجھے دیتے ہو کیا بیفائدہ یارو ۔۔۔ مجھے غم سے چھڑانے کو مسیح غمخوار کافی ہے

مجھے کیا خوف محشر کا مجھے کیا ڈر علالت کا ہے ۔۔۔ مسیحا کو پکارونگا یہی اظہار کافی ہے

گنہ ہونے اگرچہ ہونگے بہ ملیں بے شمار ہی ۔۔۔ میری بخشش کو تیرا خون میری دار کافی ہے

میں جاؤں کیوں کسی راہبر کا کیونکہ مجھے تو ۔۔۔ میرا ہادی میرا رہبر مسیح سردار کافی ہے

خدا کے ہاتھ سے کوئی کسیکو کب بچا دیگا ۔۔۔ خلایق کے چھڑانے کو مسیح غفار کافی ہے

تو کیوں پیچھے پڑا اسیر ہے شیطان ارے ۔۔۔ مسیح تیرے کچلنے کو وہ خونخوار کافی ہے

مسیحا میں مریض عشق ہوں مجھکو بچا پیارے ۔۔۔ اٹھنے کو لعل کے تیری گفتار کافی ہے

مسیحا ہے سرنر داں ہے الہی ذات کا منا ہے ۔۔۔ مجھے نیکی دکھانے کو یہی اقرار کافی ہے

وہی مالک قیامت کا وہی سردار محشر کا ۔۔۔ کرے ساز و خلق اشکدہ وہ تخت کافی ہے

جلا دے غم یا زلی سے مجھ سی مردہ گنا ہنیں ۔۔۔ اٹھا لیکو یہ سایہ تیری رفتار کافی ہے

بہشت سرمدی مجھکو نہیں چاہئے سالو ۔۔۔ مسیح کے گھر کی دہلیز کو فقط دیدار کافی ہے

دھرم جیون

(ہفتہ وار پرچہ جو ہر اتوار کو شایع ہوتا ہے)

اسمیں پرمانما کے نئے عطیہ اور مکتی دھرم کی بے بہا سچائیوں اور جیون مکتی اور دیو جیون کے متعلق نئے اور عالمگیر اصولوں کا ذکر ہوتا ہے اسکے علاوہ آریہ سماج کے افسوسناک حالات اور پولیٹکل اور سوشیل امور پر بلا لاگ لپیٹ انصاف کی بنا پر بحث ہوتی ہے۔ اور بہت سی عام دلچسپ خبریں بھی مشتہر ہوتی ہیں +

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک للعہ ششماہی عہ گارسے ہی عصہ پیشگی لیجاتی ہے۔ امداد خواستیں **منیجر دھرم جیون آفس لاہور** کے نام بھیجنی چاہئے +

دستور العمل اخبار نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار ہر روز پنجشنبہ شایع ہوتا ہے جسمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں اول آرٹیکل دینی و دنیوی دویم مضامین مالی و ملکی جس سے فائدہ خاص و عوام ہو سویم مراسلات کار سپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے چہارم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کے واسطے بلا محصول عہ اور معہ محصول عہ اور دو پرچہ کیواسطے للعہ اور تین پرچے کیواسطے جو ایکہی نامپر منگانا چاہیں فی پرچہ معہ محصول عہ جو کوئی چھ پرچے اکٹھے لیوے اسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا جو کوئی ۱۲ پرچے منگائے علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک ایک جلد پوری بائبل کی دیجاویگی۔ بغیر قیمت پیشگی کے روانہ نہ ہوگا +

اشتہارات فی سطر ۲ر +

المشتہر - سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا